یوم پنج شنبہ

جلد ۲۹ | ۲۴ شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۲۶ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ | ۲۴ اپریل ۱۹۴۱ء | نمبر ۹۱

جناب مولوی محمد علی صاحب سے ایک اور سوال

جناب مولوی صاحب اور ڈاکٹر عبدالحکیم کے عقیدہ میں کیا امتیاز ہے

"الفضل" کے بعض گزشتہ پرچوں میں مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ طریق سے بعض سوالات پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ جناب مولوی صاحب نے تاحال ان کے جواب دینے کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ حالانکہ ان کا دعوےٰ ہے کہ مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق ان کا جو عقیدہ ہے۔ وُہی درست ہے۔ اور اس پر گفتگو کرنے کے لئے وُہ ہر وقت تیار ہیں۔ جناب مولوی صاحب کو چاہیئے۔ کہ اس بارے میں اس وقت تک ہم ان کی خدمت میں جو سوالات پیش کر چکے ہیں۔ ان کے صاف اور واضح الفاظ میں جواب عنایت فرمائیں نیز حسب ذیل سوال کی طرف بھی فوری توجہ فرمائیں:-

گزارش یہ ہے۔ کہ کیا مولوی محمد علی صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں۔ یا نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کے ایک خط کا جواب دیتے ہوئے یہ تحریر فرمایا تھا کہ:-

"بہرحال جبکہ خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وُہ شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے۔ اور اُس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وُہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک وُہ قابل مواخذہ ہے۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اب میں اس شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے۔ خُدا کے حکم کو چھوڑ دُوں اس سے سہل تر تو یہ بات ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا جائے۔ اس لئے میں آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہُوں۔ ہاں اگر کسی وقت صریح الفاظ میں آپ اپنی توبہ شائع کریں۔ اور اس خبیث عقیدہ سے باز آجائیں تو رحمتِ الٰہی کا دروازہ کھلا ہے"۔ (الذکر الحکیم صفحہ ۲۳-۲۴)

اگر جناب مولوی محمد علی صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ تحریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے۔ تو براہ مہربانی اس بات کی وضاحت فرما دیں۔ کہ وُہ کونسا عقیدہ تھا۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈاکٹر عبدالحکیم کو نصیحت فرمائی تھی۔ کہ وُہ اس خبیث عقیدہ سے باز آجائیں۔ کہیں ایسا تو نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عقیدہ کو خبیث عقیدہ کے نام سے موسوم فرمایا ہے جس عقیدہ کی اشاعت میں جناب مولوی محمد علی صاحب آج کل شد و مد سے مصروف ہیں۔ اگر ایسا نہیں۔ تو جناب مولوی صاحب اس امر کی وضاحت فرما دیں۔ کہ اس بارے میں ان کا عقیدہ ڈاکٹر عبدالحکیم کے عقیدہ سے کس طور پر مختلف ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے عقیدہ اور ڈاکٹر عبدالحکیم کے عقیدہ میں کونسا امتیاز ہے۔ جس کی وجہ سے یہ کہا جائے۔ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم کا عقیدہ تو خبیث تھا۔ مگر جناب مولوی صاحب کا عقیدہ پاک عقیدہ ہے:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کے سیاق و سباق سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور نے ڈاکٹر عبدالحکیم کے اس عقیدہ کو کہ آپ کے انکار سے کُفر لازم نہیں آتا۔ خبیث عقیدہ قرار دیا ہے۔ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب کو اس امر سے اتفاق نہیں۔ تو وُہ کھول کر بتائیں۔ کہ کفر و اسلام کے بارے میں ڈاکٹر عبدالحکیم کے اس عقیدہ میں جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تحریر میں فرمایا ہے۔ اور جناب مولوی صاحب کے موجودہ عقیدہ میں کونسا فرق اور امتیاز ہے۔ کیا جناب مولوی صاحب کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ کہ وُہ شخص جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت پہونچی۔ مگر اس نے آپ کو قبول نہ کیا۔ وُہ مسلمان ہے۔ اگر ہے تو یہی وُہ عقیدہ ہے۔ جو ڈاکٹر عبدالحکیم کا تھا جناب مولوی محمد علی صاحب کا دعوےٰ ہے کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر ایک تحریر کو سر آنکھوں پر رکھتے اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تحریر کو پیش نظر رکھ کر کیا وہ بتا سکتے ہیں

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ شہادت ۱۳۲۰ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں ؛

افسوس میاں امام دین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے گزشتہ شب بعمر ساٹھ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ مرحوم قادیان کے قدیم باشندوں میں سے تھے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحوم نہائت سادہ طبع اور محنتی انسان تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے انہیں ابلے ہوئے چنے فروخت کرکے معاش پیدا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جس پر مرحوم آخر وقت تک کاربند رہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس میں بہت برکت ڈالی۔ اس طرح وہ اپنے کافی کنبہ کی پرورش کرتے رہے۔

مبلغین کی سالانہ رپورٹیں

جملہ مبلغین نظارت دعوت و تبلیغ متعینہ اندرون و بیرون ہند نوٹ کرلیں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال آخر اپریل ۱۹۴۱ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر نظارتوں کی ایک سالانہ رپورٹ مرتب کرکے شائع کی جاتی ہے۔ پس نظارت دعوۃ و تبلیغ کی رپورٹ کے لئے ہر مبلغ کی طرف سے سالانہ رپورٹ کا آنا ضروری ہے۔ جو عنوانات مقررہ کو مدنظر رکھ کر سال بھر کے کام کا خلاصہ ہو اور یکم مئی ۱۹۴۰ء سے آخر اپریل ۱۹۴۱ء تک کی کارگزاری پر مشتمل ہو۔

امید کہ اس ضروری فرض کی تعمیل میں تاخیر نہ ہوگی۔ عبدالمغنی خان ناظر دعوۃ و تبلیغ

پیدائش انسانی کا نہائت اہم مسئلہ

یہ مسئلہ کہ انسان کی پیدائش کس طریق پر ہوئی۔ کیا تدریجی طور پر یا موجودہ صفات کے ساتھ انسان ابتداءً ہی پیدا کیا گیا۔ حضرت آدم کون تھے ابلیس کون تھا۔ یہ ایسے مسائل ہیں۔ کہ جملہ مذاہب کے لوگ۔ ان کی تحقیق کے درپے ہیں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنی تقریر جلسہ سالانہ میں حل کردیا ہے۔ اور اب حضور کی وہ تقریر شائع ہوگئی ہے۔ جس کا نام سیر روحانی ہے۔ نہائت اعلےٰ کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔ قیمت غیر مجلد ۷/ اور مجلد کی ۱۰/ احباب دفتر تحریک جدید سے خرید کر غیر از جماعت لوگوں میں کثرت سے تقسیم کریں۔ اس میں قرآن کریم کی افضلیت دیگر کتب سے امتیازی طریق سے ثابت ہے۔

انچارج تحریک جدید

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا پتہ

تا اطلاع ثانی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط یا تار بھیجنے کا پتہ یہ ہے :۔

معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب کنجھی۔ جے ریلوے
Kinjhejhi.
سندھ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت سے ختم نبوت کیوں نہیں ٹوٹتی

ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ جب مسیح ناصری کے آنے سے ختم نبوت ٹوٹتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے دعوےٰ نبوت سے ختم نبوت نہیں ٹوٹتی۔ فرمایا کہ مسیح کا یہ دعوےٰ کہاں ہے۔ کہ جس طرح ہم اپنے آپ کو امت محمدیہ میں اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں فنا شدہ کہتے ہیں انہوں نے بھی کہا ہو۔ وہ تو حضرت موسےٰؑ کی شریعت پر عمل کرنے والے تھے۔ اور مماثلت کا سلسلہ چاہتا ہے۔ کہ کوئی ہی آوے وہ نہ آویں۔ مماثلت کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ بالکل اس کا عین ہو جیسے کسی کو شیر کہیں تو اب اس کے لئے دُم تجویز کریں۔ اور پھر گوشت کا کھانا بھی۔ مماثلت میں صرف بعض پہلوؤں میں تشابہ ہوتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مثیل موسےٰ کہا۔ کہ جیسے موسےٰ نے اپنی قوم کو فرعون سے چھڑایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی قوم کو طاغوت اور بتوں سے رہائی دلوائی۔ شابہت میں ہو بہو عین نہیں ہوتا۔ ورنہ وہ تو پھر حقیقت ہوگی نہ کہ شابہت"

(البدر ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا
سید محمد سعید صاحب آلو کا پوتا حمید احمد عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی شفا کے واسطے دعا فرمائیں محمد مالک صاحب بی۔ اے گکھڑ ضلع گوجرانوالہ نے ایک ملازمت کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے اور چودھری محمد منصف خان صاحب گھوہ کے لڑکے کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ منشی فتح دین صاحب کلرک دفتر ڈاک کے دو بچے اس سے قبل ضائع ہو چکے ہیں۔ اب ان کا ایک بچہ بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دُعا کی جائے ؛

شکریہ برائے خلافت جوبلی فنڈ
مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف عدن کی طرف سے ایک ہزار روپیہ بمد خلافت جوبلی فنڈ وصول ہو چکا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ناظر بیت المال

کشمیر جانے والے احمدی
بحالی صحت کے لئے کشمیر جانے کے خواہشمند احمدی اصحاب میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ پانچ سات ہم مذاق احباب اگر ملکر انتظام کریں۔ تو علاوہ اخراجات میں کفائت ہونے کے تبلیغ کی راہ بھی نکل سکتی ہے۔ خاکسار عبدالقیوم خان احمدیہ بلڈنگ بٹالہ

ولادت
خواجہ عبدالرشید صاحب گوجرہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب بچہ کے خادم دین اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالکریم خالد قادیان

دعائے مغفرت
میرے والد چودھری رحمۃ اللہ صاحب عنڈر چک ۱۹۱ نہر مراد بقضائے الٰہی فوت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور مخلص احمدی تھے۔ ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار حسن محمد عنڈر

دنیا میں امن قائم کرنے کی مدعی جمعیۃ اقوام کا خاتمہ ہوگیا

گزشتہ جنگ نے یورپ کے مدبرین کی ذہنیتوں میں جو تبدیلی کی تھی۔ اس کے نتائج میں سے ایک اہم نتیجہ لیگ آف نیشنز کا وجود تھا۔ دنیا سے جنگ وجدال کو دور کرنے اور امن وامان کی بحالی کے لئے اہم طاقتوں نے مل کر اس کی بنیاد رکھی۔ اور سمجھ لیا تھا۔ کہ آئندہ جنگوں۔ اور خونریزیوں کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ۱۹۲۴ء میں مذاہب عالم کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے انگلستان تشریف لے گئے تھے۔ تو آپ نے اسلام کی فضیلت پر ایک مضمون پڑھا۔ جس میں اس حقیقت کا انکشاف بھی فرمایا۔ کہ لیگ آف نیشنز کا خیال دراصل قرآن کریم نے پیش فرمایا ہے۔ اور اس کے لئے نہایت وضاحت کے ساتھ آئین وضوابط بھی تجویز کر دیئے ہیں۔ اگر دنیا میں ان ضوابط کے ماتحت لیگ قائم ہو جائے۔ تو فتنہ وفساد اور جنگ وجدال کا بہت حد تک خاتمہ ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ اور یورپین مدبروں کے سامنے جو مقصد ہے۔ وہ ان کی مجوزہ لیگ کا قیام پورا نہیں کر سکتا۔ اور اس کی کامیابی موہوم ہے۔

چنانچہ بعد کے واقعات نے اس بات کو بالکل درست ثابت کر دیا۔ جو حضور ایدہ اللہ نے بیان فرمائی تھی۔ اول اول تو دنیا کی قریباً سب بڑی بڑی طاقتیں اس میں شامل ہوگئیں۔ سوائے امریکہ کے۔ حالانکہ امریکن پریذیڈنٹ اس کے بانیوں کی صف میں سے تھے۔ مگر امریکن پبلک نے اس خیال کی مخالفت کی۔ اس کے علاوہ قریباً سب اہم ممالک اس میں شریک ہوگئے۔ اور کام ہونے لگا۔ شروع شروع میں ایک دو چھوٹے موٹے جھگڑوں کو لیگ نے کامیابی سے نپٹا بھی دیا۔ لیکن جب اہم واقعات رونما ہوئے تو فیل ہوگئی۔ جاپان اس کا ممبر تھا۔ مگر ۱۹۳۱ء میں اس نے چین پر حملہ کر دیا۔ اور اس کا کچھ علاقہ چھین بھی لیا لیگ اس وقت کچھ نہ کر سکی۔ یعنی اس تندی سے جاپان کو باز رکھنے کے لئے کوئی اہم قدم نہ اٹھا سکی۔ یہ گویا پہلا دھکا تھا۔ جو لیگ کے وقار کو لگا۔ اور انصاف پسند قلوب میں اس کی بے بسی اور بے چارگی کا احساس پیدا ہونے لگا مگر تاہم یہ ڈھانچہ قائم رہا۔

اس کے بعد ۱۹۳۵ء میں اٹلی نے کہ وہ بھی لیگ کے ممبروں میں سے تھا ابے سینیا پر چڑھائی کر دی۔ اور ان غریب لوگوں پر نہایت بے دردی سے مظالم کئے۔ اس وقت بہت شور پیدا ہوا۔ اور دنیا کے ہر حصہ سے اس طرح ظلم کے خلاف آواز بلند کی گئی۔ لیگ سے بہت اپیلیں کی گئیں۔ مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ اور اس کی موجودگی میں اٹلی نے اس غریب کو ہڑپ کر لیا۔ یہ گویا لیگ کی عدم افادیت پر واضح ترین ثبوت تھا۔ جس سے دنیا نے سمجھ لیا۔ کہ یہ ایک بے جان لاشہ ہے۔ مگر پھر بھی اس کا وجود برقرار رہا۔ یہاں تک کہ جرمنی نے اس سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ پھر اٹلی اور جاپان بھی علیحدہ ہوگئے۔ روس، ہنگری۔ اور رومانیہ بھی ایک ایک کرکے اس سے کٹ گئے۔ گویا اس بے جان وجود کے اعضا بھی ایک ایک کرکے علیحدہ ہونے لگے۔ کچھ ممالک جو جرمنی نے فتح کر لئے۔ وہ خود بخود اس سے کٹ گئے۔ اور اس وقت نوبت یہاں تک پہونچ چکی تھی۔ کہ برطانیہ اور فرانس کے سوا کوئی اہم حکومت اس کی ممبر نہ تھی۔ اس طرح یہ ڈھانچہ کھڑا تھا۔ گو اس سے کسی قسم کی امیدیں وابستہ نہ کی جا سکتی تھیں۔ لیکن رائٹر نے ۱۹۔اپریل کو یہ خبر دمشق سے دی ہے۔ کہ:۔

"فرانس نے جمعیۃ اقوام سے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ٹولوس ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ امیر البحر دارلان نے لیگ کے سکرٹری جنرل کو حکومت فرانس کے اس فیصلہ سے اطلاع دے دی ہے"

لنڈن سے ۱۹۔اپریل کی خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ:۔

"فرانس نے جمعیۃ اقوام سے علیحدگی اختیار کرنے کا فیصلہ کرکے جمعیۃ اقوام کو ختم کر دیا ہے۔ اب اس میں برطانیہ کے سوا کوئی بڑی طاقت شامل نہیں رہی"

اخبار شہباز ۲۱۔اپریل نے اس خبر کو اس عنوان سے شائع کیا ہے۔ کہ۔ "جمعیۃ اقوام کے تابوت میں آخری کیل۔ فرانس کی علیحدگی سے جمعیۃ اقوام ختم ہوگئی"

اس سے ایک بار پھر دنیا پر یہ امر واضح ہوگیا۔ کہ اسلام کے پیش کردہ نظام کے خلاف کوئی نظام کامیاب نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں آج تک کئی تجربات کئے جا چکے ہیں۔ لیکن سب بے سود۔ کئی ایسے امور جن کی مخالفت اسلام کر چکا ہے۔ بعض حکومتوں نے قانون کے رو سے اپنے ہاں قائم کرنے چاہے اور اسلامی سپرٹ کے خلاف ان کے قیام کے سامان مہیا کئے۔ مگر آخر ناکام ہوئے جمعیۃ اقوام کی ناکامی مزید ثبوت ہے۔ اس امر کا کہ دنیا میں حقیقی امن اسی راستہ پر چل کر ہو سکتا ہے۔ جو اسلام نے تجویز کیا ہے۔

مسئلہ نبوت کی تلقین کے لئے ہفتہ منانے کی تجویز

تمام مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال ایک خطبہ کے د[وران] میں ارشاد فرمایا کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ ہر سال ایک ہفتہ مقرر کیا کریں جس میں احباب جماعت کو اخلاقی مسائل کے متعلق واقفیت بہم پہونچائی جائے۔ مرکزی مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی [طرف] سے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس نے اس غرض سے ہفتہ ۲۴ تا ۳۰ ہجرت ۱۳۲۰ش یعنی ۲۴ تا ۳۰ مئی مقرر کیا ہے۔ اور اس ہفتہ کے لئے "مسئلہ نبوت" کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ذمہ دار عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کا فرض ہے۔ کہ اس ہفتہ میں مسئلہ نبوت کی تلقین و تعلیم کا خاطر خواہ صورت میں انتظام کریں۔ اور تمام خدام و انصار کو اپنے اپنے حلقہ میں روزانہ ایک گھنٹہ کے لئے بالالتزام جلسہ کرنا چاہیئے۔ اس جلسہ میں تقریر کرنے والے دوست مسئلہ نبوت کے مختلف حصوں پر مندرجہ ذیل ترتیب تقریریں کیا کریں۔

پہلا دن بروز ہفتہ بتاریخ ۲۴ ہجرت ۱۳۲۰ش مسئلہ نبوت از روئے قرآن و حدیث۔
دوسرا دن بروز اتوار بتاریخ ۲۵ " " " مسئلہ نبوت از روئے اقوال ائمہ سلف
تیسرا دن " پیر " ۲۶ " " " مسئلہ نبوت از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
چوتھا دن " منگل " ۲۷ " " " مسئلہ نبوت از روئے تحریرات حضرت خلیفۃ اولؓ
پانچواں دن " بدھ " ۲۸ " " " مسئلہ نبوت از روئے تحریرات مولوی محمد علی صاحب و دیگر اکابرین پیغام۔
چھٹا دن " جمعرات " ۲۹ " " " مسئلہ نبوت از روئے دلائل عقلیہ

ساتویں دن گزشتہ چھ اسباق کو دہرایا جائے۔ تقاریر عام فہم ہوں۔ لیکچر کی خاطر نہ ہوں۔ بلکہ تعلیم اور اسباق کی خاطر ہوں۔ دلائل کو سادہ پیرایہ میں بیان کیا جائے۔ اور ضروری حوالے نوٹ کرائے جائیں۔ سامعین میں خواندہ احباب روزانہ تقاریر کے باقاعدہ نوٹ لیں۔ اس امر کا خاص التزام کیا جائے۔ کہ سب دوست ہر روز اپنا سبق اچھی طرح یاد کرکے جلسہ میں شامل ہوں۔ مقررین حضرات کی سہولت کے لئے الفضل میں بھی مسئلہ نبوت کے مقررکردہ چھ حصوں کے متعلق مضامین کی اشاعت کا انتظام کیا جائے گا۔ اس ہفتہ کے نو دن بعد یعنی ۸۔احسان مطابق ۸ جون کو تمام خدام اور انصار کا امتحان لیا جائے۔ تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے۔ کہ انہوں نے لیکچروں کو توجہ سے سنا اور یاد کیا ہے یا نہیں۔ ناخواندہ احباب کا امتحان زبانی لیا جائے۔ اور خواندہ اصحاب کا تحریری۔ امید ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہ پر اس بارہ میں جملہ انتظامات کریں گی۔ اور اس ہفتہ کو پوری پوری تیاری اور شان سے منائیں اور اسے زیادہ

مسلمانوں کے شاندار علمی و ادبی کارناموں پر ایک نظر

(۳)

علم ریاضیات

یہ علم مسلمانوں نے اہل یونان سے حاصل کیا۔ اس فن میں اہل یونان کی اکثر تصنیفات کو مسلمانوں نے عربی میں منتقل کیا۔ انہی تراجم کی بدولت اہل یورپ کو علوم ریاضیہ حاصل ہوئے۔ خود "الجبرا" کا لفظ شہادت دے رہا ہے۔ کہ یہ عربی الاصل ہے۔ اگرچہ اصل میں "ابرقس" یا دیوفنطس اس علم کے واضع بتائے جاتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں نے اس کی بہت کچھ اصلاح کرکے ایسے عمدہ قواعد اور اصول پر اس کو مبنی کر دیا ہے۔ کہ اب بلاشبہ یہ انہی کی طرف منسوب کرنے کے قابل ہو گیا ہے۔ ایک عیسائی مؤرخ جرجی زیدان لکھتا ہے:۔

"اہل یورپ نے اپنی آخری اور موجودہ ترقی میں جبر و مقابلہ بالکل مسلمانوں سے لیا۔" (علوم عرب صفحہ ۲۲۷)

ڈاکٹر نوفل کو بھی اعتراف ہے:۔

"عربوں نے علوم ریاضیہ کو بھی بہت فروغ دیا۔ انہوں نے جبر و مقابلہ میں اس درجہ ترقی کی۔ کہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس علم کے موجد عرب ہیں۔" (زبدۃ الصحائف صفحہ ۲۰۲)

طب

فن طب میں بھی مسلمانوں کو یورپ کا استاد ہونے کا بجا طور پر فخر حاصل ہے۔ اس فن میں جو جو ترقیاں انہوں نے کیں۔ اور جو بے شمار ذخیرۂ کتب ان کی ... تصنیفات نے ... کر دیا اس کی وضاحت بجائے خود ایک مستقل مضمون ہے۔

یورپ میں سب سے پہلا مدرسہ طبیہ "سیلرنو" (جنوبی اٹلی) کا مدرسہ تھا۔ اور وہ مسلمانوں نے قائم کیا تھا۔ (ملاحظہ فرمایئے "کانفلکٹ" صفحہ ۱۱۵) یہی وہ مدرسہ ہے جس نے اٹلی اور یورپ میں فن طب کی تعلیم کو زندہ کیا۔ فن جراحی کے مشہور عالم شیخ ابو القاسم ابن عباس نے متعدد آلات جراحی ایجاد کئے۔ جن کی تصویریں ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔ پتھری نکالنا آج ایک بالکل جدید عمل سمجھا جاتا ہے۔ لیکن دراصل اس کا موجد یہی نامور حکیم تھا۔ (تمدن عرب صفحہ ۴۷۵) اس نامور حکیم کو آج اہل یورپ "البقاسس" کے نام سے پکارتے ہیں۔ پروفیسر مارگولیتھ لکھتا ہے۔

"مسلمانوں کی طب کا اثر یورپ میں مدت دراز تک قائم رہا۔ سترھویں صدی تک طب کے لئے عربی زبان کی تحصیل لازمی امر سمجھا جاتا تھا۔ الرازی اور ابن سینا کی تصنیفات سے اب تک اہل یورپ آشنا ہیں۔" (محمڈن ازم صفحہ ۲۴۳)

غرض مسلمانوں کی طب سے یورپ نے جس قدر استفادہ حاصل کیا۔ اس کے اثرات گو آج دھندلے پڑ گئے ہیں۔ لیکن تاریخ کی روشنی میں وہ آج بھی درخشاں نظر آتے ہیں۔

علم الکیمیا

علم طب کے دوش بدوش علم الکیمیا نے بھی اطبائے اسلام کے ہاتھوں خوب نشو و نما پائی۔ اسلام میں "جابر" سب سے پرانا کیمیائی ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس سے آج اہل یورپ گیبر (Geber) کے نام سے آشنا ہیں۔ اس کی متعدد کتب لاطینی میں ترجمہ کی گئیں۔ ایک کتاب "نتائج التکمیل" کا ۱۶۷۲ء میں فرنچ میں ترجمہ ہوا۔ اسی سے اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ یہ کتاب کتنے زمانہ تک یورپ میں مستند سمجھی جاتی رہی۔ کتب قرابادین جن میں مرکب ادویات کے بنانے کا طریقہ درج ہوتا ہے۔ خاص مسلمانوں کی ایجاد ہے۔ اور انہی سے یورپ نے اخذ کرکے فارما کوپیا نام رکھا۔ ڈاکٹر ڈریپر رقمطراز ہے۔ "انہوں نے تیزابوں کی ایجاد اور سائنٹیفک نقطۂ خیال سے علم کیمیا کی صحیح بنیاد ڈالی" (انٹیلکچوئل ڈویلپمنٹ آف یورپ جلد اول صفحہ ۴۰۸)

علم کیمیا کی سب سے بیش بہا ایجاد بارود ہے۔ اس اعلیٰ درجہ کی ایجاد کو ناواقفیت سے اہل فرنگ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ خالص اسلامی ایجاد ہے۔ مشہور عیسائی مؤرخ جرجی زیدان لکھتا ہے۔

"بارود اہل عرب کے ہاں ایک مشہور چیز تھی۔ اس زمانہ سے بھی نصف صدی قبل وہ اس کا استعمال کرتے تھے۔ جس زمانہ میں کہ اہل فرنگ "شوارٹس" کو اس کا موجد بتاتے ہیں ...... تیرھویں صدی کے آخر میں اہل عرب نے بارود بنانے کی ویسی ہی ترکیب بیان کر دی تھی جیسی کہ آجکل پائی جاتی ہے۔" (تمدن عرب صفحہ ۱۹۹-۲۰۰)

مکینکس

"مکینکس اور مسلمان" اس موضوع پر علامہ شبلی نعمانی نے ایک محققانہ مضمون لکھا ہے۔ جس میں تفصیل سے اس فن میں مسلمانوں کی ایجادات اور تصنیفات کا ذکر کیا ہے احباب تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے اس مضمون سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس جگہ صرف ڈاکٹر لیبان کے بیان پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ "عربوں کو مکینکس اور خصوصاً علمی مکینکس میں بہت مہارت تھی۔ وہ آلات جو ان کے بنائے ہوئے آج بھی ہم کو ملتے ہیں۔ اور وہ واقعات جو ان کے متعلق قدیم مؤرخوں نے لکھے ہیں۔ ان سے عربوں کی لیاقت کا ایک بلند خیال پیدا ہو جاتا ہے" (تمدن عرب)

گھڑی کی ایجاد

مسلمانوں کی ایک نہایت اہم اور قابل قدر ایجاد گھڑی ہے جو نئی زمانہ تمدن و معاشرت کا ایک جزو لاینفک بنی ہوئی ہے۔ اہل یورپ خصوصاً فرانسیسی مؤرخین تسلیم کرتے ہیں۔ کہ سب سے پہلی گھڑی جس کا علم ان کے ملک میں ہوا وہ تھی جو خلیفہ ہارون الرشید نے ۸۰۷ء میں "شارل" مین بادشاہ کو بھیجی تھی۔ اس نے شارل مین کے درباریوں کو حیرت میں ڈال دیا تھا۔ وہ اس کو ایک سحر سمجھتے تھے۔ (زبدۃ الصحائف فی اصول المعارف صفحہ ۶۹) یہ گھڑی اس صنعت سے بنائی گئی تھی۔ کہ اس میں بارہ چھوٹے چھوٹے دروازے رکھے گئے تھے۔ ہر ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد دروازہ کھلتا تھا۔ اور اس میں سے گھنٹوں کی تعداد کے مطابق تانبے کی گولیاں ایک لوہے کی تھالی پر گر کر آواز دیتی تھیں۔ اس وقت تک یہ دروازہ کھلا رہتا۔ جب تک کہ ان بارہ دروازوں کا دورہ پورا نہ ہو جاتا۔ ایک لمبے عرصہ تک اس قسم کی گھڑیاں مروج رہیں۔ پنڈولم والی گھڑیاں کافی عرصہ بعد ظہور میں آئیں۔ ڈاکٹر نوفل رقمطراز ہے۔

"پوپ سلوسٹر ثانی نے جو "جربرٹ" کے نام سے مشہور تھا۔ اندلس جا کر مسلمانوں کے علوم و فنون کی تحصیل کی۔ یہ شخص علم ریاضیات اور جر ثقیل کا بڑا ماہر تھا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے مسلمانوں سے سیکھ کر موجودہ شکل کی گھڑی بنانے کی بنیاد رکھی۔"

آلۂ قطب نما

کمپاس کی ایجاد بھی عربی دماغ کی مرہون منت ہے۔ اس کا استعمال اہل عرب نے گیارھویں صدی کے آغاز میں شروع کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے موجد اہل چین ہیں مگر بقول ڈاکٹر لیبان اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ کہ انہوں نے بحری سفر میں اس کا استعمال کیا ہے۔ برخلاف اس کے اہل عرب بڑے مشہور جہاز ران تھے۔ ان کے تعلقات چین سے اس وقت سے قائم ہیں۔ جبکہ یورپ کو غالباً اس ملک کے وجود کا بھی علم نہ تھا وہ لوگ اس کو سمت قبلہ درست کرنے کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر لیبان اور موسیو سدیو نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ اس کے موجد مسلمان تھے۔ اور انہوں نے ہی اول اول اسے یورپ میں پہنچایا (تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے تمدن عرب و خلاصہ تاریخ العرب) (باقی)

خاکسار: خورشید احمد لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا ایک خط اور غیر مبایعین

اخبار "پیغام صلح" (۱۲ اپریل ۱۹۴۱ء) میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ایک خط کے ایک ٹکڑے کا عکس شائع کیا گیا ہے۔ جس پر لکھا ہے:۔

"ذیل میں حضرت مولانا نورالدین صاحب کے ایک طویل خط کے ضروری حصہ کا عکس پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں انہوں نے میاں محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ قادیان کے متعلق اپنی وفات کے دس ماہ پیشتر اپنی رائے کا اظہار فرمایا تھا"۔

خط کے اس حصہ کو غیر مبایعین کی طرف سے قبل ازیں بھی شائع کیا گیا ہے۔ لیکن مقام حیرت ہے۔ کہ آج تک انہوں نے کبھی اس سارے خط کو شائع نہیں کیا۔ بلکہ ۲۳ جنوری ۱۹۴۱ء کو جب مولوی محمد سلیم صاحب۔ شیخ عبد القادر صاحب۔ مولوی محمد احمد صاحب۔ اور خاکسار نے مولوی محمد علی صاحب کی کوٹھی پر ان سے ملاقات کی۔ تو اسی جگہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سے دریافت کیا گیا۔ کہ جس خط کے ایک حصہ کو آپ نے شائع کیا ہے۔ اس کا مکمل عکس شائع کریں۔ یا اصل خط ہمیں دکھائیں تو ڈاکٹر صاحب نے بہت حیص بیص کے بعد کہا۔ کہ آپ لوگ الفضل میں عکس کا انکار کریں۔ تب سارا خط شائع کیا جائیگا ہم نے کہا بہت اچھا آپ ہمیں ہی اصل خط دکھا دیں۔ جس پر ڈاکٹر صاحب نے بالآخر کہا۔ کہ وہ خط یہاں نہیں ہے۔ بلکہ لائل پور میں کسی صاحب کے پاس ہے غرض وہ خط نہ ہمیں دکھایا گیا۔ اور نہ ہی آجتک اس کا مکمل عکس شائع کیا گیا ہے بلکہ اب پھر وہی ناقص اور ادھورا حصہ شائع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے پہلے تو میں "پیغام صلح" سے مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اس خط کا سارا عکس شائع کرے۔ کیونکہ کسی خط کے ایک ناقص حصے کو شائع کرنا۔ اور باقی حصے کو جسے پیغام نے "طویل خط" قرار دیا ہے شائع نہ کرنا بلاوجہ نہیں ہو سکتا۔ اور یوں حقیقت کے انکشاف کے لئے بھی سارے خط کا سامنے ہونا ازبس ضروری ہے۔

"پیغام صلح" نے جتنا حصہ شائع کیا ہے اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"رسول کریم کو صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کیسے کیسے آدمی ملے۔ مرزا کو علیہ السلام کس قدر آدمی ملے۔ یہ سب فضل بفضل بفضل ہے۔ مجھے ابتداءً آپ لوگوں نے دبایا۔ مدت تک اس مصیبت میں رہا۔ جب کبھی نکلنا چاہا۔ رنگ برنگ مالی بدظنی ہوتی رہی۔ آخر بحمداللہ نجات ملی۔ الحمد للہ رب العلمین۔ پھر باہم تنازع شروع ہوئے۔ نواب۔ میر ناصر محمود نالائق بے وجہ جوشیلے ہیں۔ یہ بلا اب تک لگی ہے۔ یا اللہ نجات دے۔ آمین پھر میں خود بیمار ہوں۔ برسوں بیمار رہا۔ ذیابیطس کا رخ ہے۔ والسلام۔

نورالدین ۱۳ مئی ۱۹۱۳ء"

خط کے صرف اس حصے کو درج کر کے پیغام نے لکھا ہے کہ:۔

"قادیانی حضرات ۱۹۰۹ء کے بعض واقعات۔ بالخصوص حضرت مولانا کا جماعت لاہور کے بعض اکابر سے دوبارہ بیعت لینے کا ذکر غلط رنگ میں کر کے عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ لیکن اس خط سے صاف عیاں ہے کہ ان واقعات کی نوعیت حضرت مولانا پر بالآخر واضح ہو گئی تھی"۔

گویا ایڈیٹر صاحب کے نزدیک اکابر غیر مبایعین کی حرکات سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ناراض تھے۔ اور یہ ناراضگی اگر دور ہوئی ہے۔ تو "بالآخر" یعنی ۱۳ مئی ۱۹۱۳ء کے لگ بھگ دُور ہوئی ہے۔ کیونکہ غیر مبایعین کے اکابر مدت تک حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو دبانے کی ناپاک کوشش کرتے رہے۔ جیسا کہ خط کے صریح الفاظ سے ظاہر ہے۔ آئیے اب خط کے الفاظ پر غور کریں۔ کہ کیا ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اولؓ بالآخر اکابر غیر مبایعین سے خوش ہو گئے تھے۔ حضرت خلیفہ اوّل کے طرز تحریر کو جاننے والے بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ کہ ہر عقلمند انسان ذرا سے تدبر سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس خط میں غیر مبایعین کے اکابر کو زجر و توبیخ کی گئی ہے۔ اور ان کی دو قسم کی فتنہ پردازیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اول خلیفہ وقت کے خلاف فتنہ پردازی۔ دوم جماعت کے محبوب و معزز افراد کے خلاف فتنہ پردازی۔ پہلی فتنہ پردازی کا تذکرہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے ان الفاظ میں ہے:۔

"مجھے ابتداءً آپ لوگوں نے دبایا۔ مدت تک اس مصیبت میں رہا جب کبھی نکلنا چاہا رنگ برنگ مالی بدظنی ہوتی رہی۔ آخر بحمداللہ نجات ملی۔ الحمد للہ رب العلمین"۔

اکابر غیر مبایعین کی دوسری فتنہ پردازی کا ذکر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں فرمایا:۔

"پھر باہم تنازع شروع ہوئے نواب۔ میر ناصر۔ محمود نالائق بے وجہ جوشیلے ہیں۔ یہ بلا اب تک لگی ہے یا اللہ نجات دے آمین"۔

گویا غیر مبایعین کے اکابر نے اول تو خلیفہ وقت کو دبانے کی ناپاک سعی کی۔ ہر طرح کی ناپاک بدظنی کی۔ اور مدت تک خلیفہ وقت سے تنازع جاری رکھا۔ آخر اللہ تعالے نے اپنے قائم کردہ خلیفہ کو اس فتنہ سے نجات دی۔ اور اس نے الحمد للہ کہا لیکن پھر اکابر غیر مبایعین نے جماعت کے افراد سے نزاع شروع کر دیا اور یہ کہنے لگے کہ حضرت نواب محمد علی خانصاحب حضرت میر ناصر نواب صاحب۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب (معاذ اللہ) نالائق اور بے وجہ جوشیلے ہیں۔ اور ہم لائق ہیں۔ ایم اے ہیں۔ بڑے لیکچرار ہیں۔ اور عمر رسیدہ و متحمل ہیں۔ غیر احمدیوں سے صلح پر آمادہ ہیں وغیرہ وغیرہ اس قسم کی باتوں سے غیر مبایعین کے اکابر نے جماعت میں فتنہ پیدا کرنا چاہا۔ اور تفرقہ کی بنیاد رکھ دی جس پر حضرت خلیفہ اول رضؓ کو سخت صدمہ ہوا۔ اور آپ کو اس تفرقہ انگیزی سے سخت دکھ ہو رہا تھا۔ چنانچہ اس بلا سے نجات حاصل کرنے کے لئے حضور نے لکھا "یا اللہ نجات دے آمین"

افسوس کہ غیر مبایع اکابر نے آخر جماعت میں تفرقہ کو عملی صورت دے ہی دی۔ اور مرکز سلسلہ سے علیحدہ لاہور میں جاگزیں ہو کر خلافت ثانیہ کو مٹانا اپنا مدعا و مقصد قرار دے لیا۔ اسی مشئوم مقصد کے پیش نظر مندرجہ بالا خط کے ایک حصہ کا غلط مفہوم پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

میں نے سطور بالا میں خط کی صحیح شرح بیان کر دی ہے۔ تاہم غیر مبایعین سے مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اصل خط کا مکمل عکس شائع کریں:۔

خاکسار ابوالعطا جالندھری

سال تمام اور احباب جماعتہائے احمدیہ کی ذمہ داری

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ مالی سال حال کے ختم ہونے میں چند روز باقی رہ گئے ہیں۔ اور یہ ضروری ہے۔ کہ اس سال کا مقرر کردہ بجٹ کی رقوم ۳۰؍ اپریل ۱۹۴۳ء سے قبل داخل خزانہ ہو جاویں۔ نمائندگان مجلس مشاورت بھی جماعتوں میں واپس جا چکے ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہوں میں وصولی کا کام نہایت تندہی سے کر رہے ہونگے۔

تاہم اس اعلان کے ذریعہ احباب و عہدہ داران جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ان چند روز سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سعی فرماویں۔ کہ حتی الوسع کوئی بقایا نہ رہے۔ نیز یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جس قدر رقوم فراہم کی جا چکی ہیں خواہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہوں۔ خزانہ میں ۳۰؍ اپریل سے قبل داخل کر دی جائیں۔ تا اس سال کے بجٹ میں محسوب ہو سکیں۔ اور خواہ مخواہ کسی کے ذمہ بقایا نہ رہے۔

امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہئے۔ کہ جملہ حسابات کی پڑتال کر والیں اور دیکھ لیں کہ کوئی مرکزی رقم مقامی جماعت کے کارکنوں کے پاس باقی نہ رہے۔ (ناظر بیت المال)

اطفال احمدیہ کا ورزشی مقابلہ

اطفال احمدیہ قادیان کا ورزشی مقابلہ ۲۴؍ ۲۵؍ اپریل کو صبح ساڑھے چھ بجے سے نو بجے تک اور شام کو ساڑھے پانچ سے سات بجے تک ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے سامنے کے میدان میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔ مفصل پروگرام درج ذیل ہے۔

۲۴؍ اپریل صبح
دوڑ سو گز
اونچی چھلانگ
تین ٹانگ کی دوڑ
اونچی آواز پہنچانا
اونچی آواز سننا

۲۴؍ اپریل شام
روک دوڑ (جس میں نظر۔ سونگھنا۔ مزہ وغیرہ شامل ہے)
پیغام رسانی
مشاہدہ و معائنہ

۲۵؍ اپریل صبح
دوڑ دو سو بیس گز
سینڈے کی لڑائی
گڑھے پر ٹیڑھی چھلانگ (کراس بیٹ)
رنگ کا امتیاز
انڈے کا چھونا

۲۵؍ اپریل شام
۱۔ جھنڈا چھین۔ جس میں ایک طرف تعلیم الاسلام ہائی سکول کے تیس بچے اور دوسری طرف مدرسہ احمدیہ اور باقی قادیان کے تیس بچے ہونگے۔ دونوں فریق اپنے جھنڈے کی حفاظت اور دوسرے جھنڈے کو چھیننے کی کوشش کریں گے۔
۲۔ تیرنا۔ تقسیم انعامات

(خاکسار۔ مہتمم اطفال)

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ ایک عرصہ سے بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی خواتین کی تنظیم اور ان میں مذہبی اور دینی روح پیدا کرنا ہمیشہ اس کا نصب العین رہا ہے۔ علاوہ ماہوار اجلاسوں کے ہر سال اس لجنہ کے زیر انتظام سالانہ جلسے ہوتے ہیں۔ جن میں مستورات کے مناسب حال نہایت عمدہ مضامین بیان کئے جاتے ہیں۔ اس وقت تک پندرہ سالانہ جلسے ہو چکے ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ لجنہ مذکورہ کی معرفت اچھے معنوں میں کام ہوتا رہا ہے۔ اس لجنہ کی اعلیٰ خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے۔ کہ مرکزی ہدایات اور اعلانات کی تعمیل کرتی ہے۔ سیرۃ النبی کا جلسہ ہر سال نہایت شاندار ہوتا ہے۔ اس لجنہ کی صدر سیدہ فضیلت صاحبہ مع اپنے عملہ کے لجنہ کے کام کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتی ہیں۔ اور باقاعدہ سالانہ رپورٹ بھیجتی ہیں۔ اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ لجنہ اماء اللہ قادیان کے بعد لجنہ سیالکوٹ کا نمبر ہے۔ ہم اس مختصر نوٹ کے ذریعہ لجنہ مذکورہ کے عمدہ کام پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور باقی جماعتوں سے امید کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں لجنات قائم کر کے عمدہ کام کریں گی۔ لجنہ کے فرائض قواعد و ضوابط شائع کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں طبع شدہ ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

مقامی جماعتیں اپنے بجٹ چندہ جلسہ سالانہ پورا کریں

مالی سال رواں ۳۰؍ اپریل ۱۹۴۳ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ان دنوں میں پوری تندہی سے بقایا جلسہ سالانہ وصول کرنے کی سعی فرماویں۔ (ناظر بیت المال)

قابلِ توجہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

بعض عہدیداران جماعت چندہ کو روک رکھتے ہیں۔ جس سے موصیوں کے حساب میں بہت گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ ہر ماہ میں چندہ داخل خزانہ ہو جانا ضروری ہے۔ خصوصاً اب جبکہ مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ ہر موصی کا چندہ حصہ آمد وغیرہ ۳۰-۴-۴۱ تک داخل ہو جانا چاہیئے۔ جو رقم یکم مئی کو وصول ہوگی۔ وہ آئندہ سال میں شمار ہوگی۔ اسلئے عہدیداران کو اس طرف خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ تمام موصیوں کا چندہ ۳۰-۴-۴۱ تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا دینا چاہیئے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

الفضل کے خطبہ نمبر کی خصوصیات

"الفضل" کا ہفتہ وار ایڈیشن جس کے ذریعہ سے جلد سے جلد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ احباب تک پہنچایا جاتا ہے۔ آئندہ حسبِ ذیل خصوصیات کا بھی حامل ہوگا انشاء اللہ

(۱) حجم آٹھ صفحہ کی بجائے بارہ صفحہ ہوگا۔ (۲) جماعت احمدیہ کے متعلق ہفتہ بھر کی اہم خبریں اور ضروری حالات یکجائی طور پر درج کئے جایا کرینگے (۳) ہفتہ بھر کی ضروری جنگی خبروں کی بنا پر جنگ کے حالات بصورت مضمون پیش کئے جایا کرینگے۔ (۴) جس ہفتہ خطبہ جمعہ شائع نہ ہوگا۔ اس ہفتہ اہم مضامین پر مشتمل پرچہ شائع کیا جائیگا قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہوگی۔

جو احباب روزانہ اخبار کے خریدار نہیں۔ انہیں خطبہ نمبر ضرور خریدنا چاہیئے

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے اور بعد استعمال پھر وزن کیجئے ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اسکی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی ۲ دو روپیے ۸ آنے

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم اپریل سنہ ۱۹۴۱ء یا مابعد کی کسی تاریخ سے ایک سال کیلئے ایرہ آوٹ ایجنسی کو جو پھلور ریلوے اسٹیشن سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے چلانے کیلئے ٹنڈر مطلوب ہیں

ٹنڈر ۳۰-۴-۴۱ کے چار بجے شام تک وصول کئے جائینگے اور ۱-۵-۴۱ کو گیارہ بجے قبل دوپہر چیف کمرشیل منیجر کے دفتر میں ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں جو وقت مقررہ پر حاضر ہونگے کھولے جائینگے۔ کامیاب ٹنڈر دہندہ کو اس آوٹ ایجنسی کیلئے ۱-۶-۴۱ سے قبل ۳۰۰۰ روپیہ کی رقم بطور ضمانت داخل کرانا ہوگی۔

ٹھیکیدار کو حسبِ ذیل شرائط پوری کرنا ہونگی

(۱) مسافران۔ ان کے سامان۔ پارسلوں۔ اور اسباب بجز اسکے جو کھلا ہو۔ یا از قسم مویشیاں اسلحہ اور بارود وغیرہ ہو کے بکنگ کیلئے ایک مناسب بلڈنگ مہیا کرنی ہوگی۔ اس کے متعلق نارتھ ویسٹرن ریلوے سے منظوری حاصل کی جائیگی۔

(۲) تمام درجوں کے مسافران۔ انکے سامان اور پارسلوں اور اسباب کے آوٹ ایجنسی اور پھلور ریلوے اسٹیشن کے درمیان موٹر لاریوں یا تانگوں کے ذریعہ لانے اور لیجانے کے لئے انتظام کرنا ہوگا۔

۳۔ مسافران اور ان کے سامان اور پارسلوں اور اسباب کو آوٹ ایجنسی اور پھلور ریلوے اسٹیشن کے درمیان موٹر لاریوں میں لانے اور لیجانے اور ان کے بکنگ کیلئے نارتھ ویسٹرن ریلوے ایڈمنسٹریشن کی پہلے اجازت حاصل کر کے اپنا سٹاف مہیا کرنا ہوگا۔

۴۔ آوٹ ایجنسی اور پھلور ریلوے اسٹیشن کے درمیان مسافروں کے لانے اور لیجانے کے متعلق زخم یا حادثہ وغیرہ کے خلاف جس میں تھرڈ پارٹی کے خطرات بھی شامل ہیں بیمہ کرانا ہوگا۔

ٹھیکیدار کو بیان کرنا چاہیئے کہ:۔ پارسلوں۔ اسباب اور مسافروں کے سامان لیجانے کیلئے کم سے کم کیا اجرت لینے کیلئے تیار ہوگا۔ اور ایجنسی اور پھلور ریلوے اسٹیشن کے درمیان مسافروں کیلئے کم سے کم کیا کرایہ وصول کریگا۔ ٹنڈر سربمہر لفافوں میں جن کے اوپر "ایرہ آوٹ ایجنسی" لکھا ہو آنے چاہئیں۔ کامیاب ٹنڈر دہندہ کو جو معاہدہ کرنا ہوگا۔ اس کی ایک نقل چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے دفتر سے دو روپیہ میں حاصل کی جا سکتی ہے۔ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کو حق حاصل ہے کہ جو ٹنڈر چاہے منظور کرے یہ ضروری نہیں کہ وہ کم سے کم ٹنڈر ہو۔

جنرل منیجر لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۱ اپریل سنڈے ٹائمز کی رائے ہے کہ ہٹلر کا آئندہ قدم مصر پر حملہ اور بحیرہ روم کو برطانیہ کے لئے بند کرنا ہے۔ اور پیشتر اس کے کہ برطانی فوجیں سنبھل سکیں۔ وہ مصر پر شدید ضرب لگائے گا۔ اور کہ وہ ترکی پر کوئی حملہ نہیں کرے گا۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ پوپ کے شہر سے یہ براڈ کاسٹ کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی میں کیتھولک درسگاہیں اور جملہ مذہبی انسٹی ٹیوشنز بند کر دی گئی ہیں۔ چرچ توڑ دیئے گئے ہیں۔ اور پادریوں کو کیمپوں میں نظر بند کر دیا گیا ہے

بمبئی ۲۱ اپریل۔ ٹائمز آف انڈیا کے ایک مضمون کا جواب دیتے ہوئے گاندھی جی نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ میں ستیہ گرہ کی تحریک بند کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ اور ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ چاہے ایک شخص ستیہ گرہ کرے اور چاہے بہت کریں۔

لنڈن ۲۱ اپریل یوگوسلاویہ میں کروشیا کی جو نئی حکومت قائم ہوتی ہے۔ اس نے یہودیوں کے ہوٹلوں اور ریسٹورنٹوں میں داخلہ کی ممانعت کر دی ہے۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ جرمنی نے عراق اور ایران کو محوری طاقتوں کے معاہدہ میں شریک کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ جرمن اخبار پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ روس کو بھی اس معاہدہ میں شریک ہونا پڑے گا۔ اور کہ اس کے عوض اسے ایران کی ایک بندرگاہ دے دی جائے گی۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ حبشہ کے برطانی کمانڈر انچیف نے اطالوی کمانڈر انچیف کو الٹی میٹم دیا تھا۔ کہ ہتھیار ڈال دیں تو اطالوی شہریوں کی حفاظت کی جائے گی۔ مگر اس نے انکار کیا اور کہا ہے کہ جنگ جاری رکھی جائے گی۔

لنڈن ۲۲ اپریل برطانی بحری بیڑے نے کل صبح ٹریپولی کی بندرگاہ پر سخت گولہ باری کی ہے۔ جو دستے اس حملہ میں شامل ہوئے ان میں بھاری اور ہلکے دونو قسم کے جہاز تھے۔ اسی رستہ سے لیبیا میں دشمن کو کمک پہنچتی ہے۔ برطانی بیڑا سسلی اور ٹریپولی کے درمیانی بحیرہ روم کی کڑی نگرانی کر رہا ہے۔ اس حملہ کا پورا پورا حال ابھی معلوم نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۲ اپریل یونان میں انگریزی اور یونانی فوجیں نئے مورچوں پر پہنچ گئی ہیں۔ جو پہلے مورچوں سے چھوٹے ہیں۔ اور جن میں پہنچنے کے متعلق پہلے ہی فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ یونان کی فوجی حالت نازک ہے۔ مگر جرمن فوجیں اتحادی مورچوں کو توڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ کل جرمن طیاروں نے یونان کے دیہات اور قصبات پر دور دور تک بم باری کی۔ پائریس کارفو اور کریٹ پر بھی حملے ہوئے۔ بلغاری فوجوں نے مشرقی تھریس پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ڈارڈنیلز کی کھاڑی کے ایک سرے پر واقع جزائر پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ رومانیہ اور ہنگری میں کشیدگی پھر بڑھ رہی ہے رومانیہ کی ۷۵ ہزار فوج ہنگری کی سرحد کی طرف بھیج دی گئی ہیں۔ دونو ملکوں میں ریلوں کی آمد و رفت بند ہو چکی ہے۔

انقرہ ۲۲ اپریل۔ ترکش ریڈیو نے کہا ہے۔ کہ جرمنی بلقانی ممالک کے گو حصے بخرے کر رہا ہے۔ مگر جب تک برطانی سلطنت قائم ہے۔ اس جوڑ توڑ کو کوئی اہمیت نہیں دی جا سکتی

ٹوکیو ۲۲ اپریل۔ مسٹر متسوکا آج یہاں واپس پہنچ گئے۔ دفتر خارجہ کے ایک نمائندہ نے کہا کہ پچھلے دنوں برطانی سفیر نے جاپانی نائب وزیر خارجہ سے جو ملاقات کی تھی۔ اس میں ناکہ بندی میں سے جاپانی جہازوں کو گذرنے کے لئے سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا سوال بھی تھا۔

احمد آباد ۲۲ اپریل۔ آج یہاں امن و امان ہے۔ لوگ بازاروں میں نکل رہے ہیں۔ دکانیں بھی کھل رہی ہیں۔ بمبئی میں بھی حالات درست ہیں۔

دہلی ۲۲ اپریل۔ خالصہ ڈیفنس لیگ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سکھ نوجوانوں کو فوجی تربیت دینے کے لئے دو سنٹر کھولے جائیں۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سکھ نوجوانوں کے لئے ترقی کا یہ ایک زرین موقعہ ہے

لنڈن ۲۲ اپریل ٹریپولی کی بندرگاہ پر برطانی بیڑے کی گولہ باری کی خبر اوپر درج ہو چکی ہے۔ اس میں ہوائی جہازوں نے بھی کافی حصہ لیا۔ دشمن کے چھ فوج بردار اور ایک بربادکن جہاز پر گولے لگے۔ بندرگاہ کی عمارتوں اور سامان کو بھی کافی نقصان پہنچا۔ ریلوے سٹیشن کو بھی آگ لگ گئی۔ دشمن کی ساحلی توپوں نے جوابی گولہ باری کی۔ مگر سب بے سود۔

لنڈن ۲۲ اپریل طبرق میں ہمارے گشتی دستے بہت سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ ابے سینیا میں ۲½ سو اطالوی پکڑے گئے ہیں۔ جنوب میں اطالوی فوجوں کا صفایا کیا جا رہا ہے عدیس آبابا میں دکانیں کھل گئی ہیں۔ اور کاروبار جاری ہو چکا ہے۔ ہزار اور عدیس آبابا میں اطالوی پولیس کی جگہ حبشی پولیس مقرر ہو چکی ہے۔ ولی عہد ابے سینیا ملکی فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں۔ اور ان کے برادر خورد ڈیوک آف ہرار کو ہرار کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ جرمن ہائی کمانڈ نے یونان کے شہر لانیا پر قبضہ کا دعویٰ کیا ہے۔ نیز ایک بندرگاہ پر بھی۔ مگر ان خبروں کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی۔ یوگوسلاویہ کے شاہ پیٹر یروشلم پہنچ گئے ہیں۔ اور اعلان کیا ہے کہ میرا ملک دشمن سے برابر لڑتا رہے گا۔

لنڈن ۲۲ اپریل کینیڈا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ہو سکتا ہے آئس لینڈ کی طرح ہمیں گرین لینڈ کے بچاؤ میں بھی حصہ لینا پڑے یہ ممکن ہے۔ امریکن پریذیڈنٹ کینیڈا آئیں۔

واشنگٹن ۲۲ اپریل امریکہ کے وزیر خزانہ نے ایک بیان میں کہا کہ چین سے امریکہ کا ایک مالی سمجھوتہ ہونے والا ہے۔ امریکہ چین کی کرنسی کی حالت مضبوط کرنے کے لئے اسے سو کروڑ پونڈ دے گا۔

ٹوکیو ۲۲ اپریل۔ جاپانی اخبار ہند چینی کے خلاف زہر اگل رہے اور کہتے ہیں۔ کہ سیام کو اس سے خطرہ ہے۔ جاپان کے ایک مشہور عالم سیاسی ماہر نے کہا کہ ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ یورپ کی لڑائی میں کس کی فتح ہو۔ جاپان کو جنوب کی طرف بڑھنے سے قبل چین کی لڑائی کا فیصلہ کرنا ہوگا۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ کل رات دشمن کے حملوں کا زور ٹیمز کے علاقہ پر رہا۔ مگر نقصان بہت کم ہوا۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ سردار دسوندھا سنگھ کی جگہ سردار بہادر گوربچن سنگھ کو اسمبلی کا ڈپٹی سپیکر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ خالصہ نیشنلسٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ منڈیوں کے بل میں ایسی ترمیم بہت جلد کر دی جائے گی۔ جس سے تیزی اور مندہ کے متعلق پوزیشن کو صاف رکھا جا سکے۔

بمبئی ۲۲ اپریل پچاس ہندوستانیوں کا ایک اور جتھہ انگلستان کے صنعتی کارخانوں میں ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے عنقریب روانہ ہوگا۔ آج اسے حکومت ہند کی طرف سے الوداعی پارٹی دی گئی۔ لیبر سیکرٹری نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ان نوجوانوں کو مبارکباد دی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی